حضرت یونس ؑ کا قصہ

مچھلی کے پیٹ میں

In the Belly of Fish

جادو کے کھیل اور مشکل الفاظ کے معانی (مع تلفظ) کے ساتھ

Hermain Quran School

HermainQuranSchool@gmail.com HermainQuranSchool +923187782560 Hermain Quran School

مچھلی کے پیٹ میں

تاریخ میں کبھی ایسا نہیں ہوا کہ کسی قوم پر عذابِ الٰہی نازل ہونے والا ہو، عذاب کے آثار سامنے نظر آنے لگیں، اور عین اس وقت وہ لوگ توبہ واستغفار شروع کر دیں اور اللہ کا عذاب واپس پلٹ جائے۔ صرف ایک قوم کو یہ مہلت حاصل ہوئی۔ یہ قوم حضرت یونس علیہ السلام کی قوم تھی، جس کا ذکر قرآن سورۂ انبیاء میں کرتا ہے۔ حضرت یونس علیہ السلام کو ذوالنون کے نام سے بھی جانا جاتا ہے۔

یہ قوم نینوا میں آباد تھی جو کہ موجودہ شمالی عراق کا شہر اور آشوری سلطنت کا دارالحکومت تھا۔ جب یہ قوم اپنی سرکشی اور گمراہی میں حد سے آگے بڑھ گئی تو اللہ تعالیٰ نے حضرت یونس علیہ السلام کو ان کی طرف بھیجا کہ انہیں سیدھے راستے پر لائیں۔ حضرت یونس علیہ السلام ایک عرصہ تک لوگوں کو راہِ راست پر

IN THE BELLY OF FISH

Throughout the history, it has never happened that a people are to be subjected to the wrath of Allah, and in the nick of time, they begin to repent, asking for forgiveness and the Allah takes His retribution back. Only one nation was granted this reprieve. It was the nation of Hazrat Yunus (علیہ السلام) which is mentioned in Quran in Surah Anbiya. Hazrat Yunus (علیہ السلام) is also known by the name, Zun-noon.

These people lived in Nineveh which was situated in the present-day northern Iraq and was the capital of Assyrian kingdom. When they went too far in their transgressions and wrongdoings, Allah sent Hazrat Yunus (علیہ السلام) towards them, to bring them back to the Right Path. For a long time, Hazrat Yunus (علیہ السلام) struggled to

لانے کی کوششیں کرتے رہے مگر کوئی ان کی بات سننے پر آمادہ نہ ہوا۔ تنگ آ کر آپ نے ان سے کہا۔ ''اگر تم لوگ سیدھی راہ پر نہ آئے تو اللہ کا عذاب تمہیں آ لے گا اور تمہاری نجات کی کوئی راہ باقی نہ رہے گی۔''

عذاب کی خبر سن کر بھی ان لوگوں پر کچھ اثر نہ ہوا۔ وہ بولے۔ ''اگر ایسا ہوتا ہے تو ہو جانے دو۔ ہم تمہاری دھمکیوں سے ڈرنے والے نہیں۔''

یہ سن کر حضرت یونس علیہ السلام کو بے حد ناامیدی ہوئی۔ انہوں نے سوچا کہ اللہ کا قہر اس بستی پر نازل ہونے والا ہے۔ مجھے یہاں سے نکل جانا چاہئے مگر اللہ کی طرف سے انہیں ایسی کوئی ہدایت موصول نہ ہوئی تھی۔

ان کے شہر سے نکلنے کی دیر تھی کہ آسمان پر سرخ بادل منڈلانے لگے۔ یوں نظر آنے لگا جیسے فضاؤں میں آگ لگ گئی ہو۔ یہ دیکھ کر لوگ بہت گھبرائے۔

return them to the Right Path but nobody paid any heed to him. Exasperated, he said to them, “If you do not mend your ways, Allah's wrath will fall upon you and every door to your deliverance shall be closed.”

Even this forewarning did not affect theses people. They said, “Let it happen if it has to happen. We are not about to be afraid of your threats.”

This disappointed Hazrat Yunus (علیہ السلام) to no end. He thought that Allah's wrath is about to descend upon this city. I should go away from here. But Allah had not yet commanded him to do so.

As soon as he left the city, red clouds began to gather in the sky. It seemed that the air has caught fire. This made people very nervous.

وہ سمجھ گئے کہ جس عذاب کی انہیں خبر دی گئی تھی، آن پہنچا ہے۔ انہیں ان قوموں کے قصے یاد آ گئے جو ان سے پہلے اللہ کے عذاب کی شکار ہو چکی تھیں۔ انہیں سمجھ آ گیا کہ حضرت یونس علیہ السلام جس خدا کی طرف آنے کی دعوت انہیں دیا کرتے تھے، وہی سچا اور عبادت کے لائق ہے۔ اپنی غلطی اور گمراہی کا احساس ہوتے ہی وہ سب لوگ ایک پہاڑ پر اکٹھے ہوئے اور گڑگڑا کر اللہ سے اپنے گناہوں کی معافی مانگنے اور رحم و کرم کی درخواست کرنے لگے۔ اللہ کو ان کی آہ وزاری پر رحم آ گیا اور ان کے سروں پر منڈلاتا عذاب دور کر دیا گیا۔ سرخ بادل چھٹ گئے اور آسمان صاف ہو گیا۔ یہ دیکھ کر سب کی جان میں جان آئی۔ انہوں نے اللہ کا شکر ادا کیا اور باہم فیصلہ کیا کہ اب وہ حضرت یونس علیہ السلام کی دی ہوئی تعلیمات کی پیروی کریں گے اور انہیں اپنا رہبر بنائیں گے۔

They realized that the foretold wrath has arrived. They recalled the accounts of the people who had been destroyed by Allah's wrath before them. They realized that Allah, towards whom Hazrat Yunus (علیہ السلام) used to call them, is the true God and worthy of their worship. As soon as they realized the error of their ways, all of them gathered on a mountain and, among wails and tears, began asking for forgiveness. Allah took mercy upon their wailing and crying and the wrath was ordered back. The red clouds disappeared and the sky cleared up. Everybody was greatly relieved to see that. They paid gratitude to Allah and collectively decided that they would follow the teachings of Hazrat Yunus (علیہ السلام) and make him their leader.

اس نیت کے ساتھ وہ حضرت یونس علیہ السلام کی تلاش میں نکلے لیکن وہ تو پہلے ہی شہر چھوڑ کر جا چکے تھے۔ شہر سے نکل کر وہ دریا کے کنارے پہنچے اور ایک چھوٹے جہاز میں سوار ہو گئے تا کہ جلد از جلد اس علاقے سے دور چلے جائیں جو ان کے خیال میں عذاب سے دوچار ہونے والا تھا۔

لیکن اللہ نے انہیں اپنی قوم کو چھوڑنے کو نہیں کہا تھا۔ وہ اجازت کے بغیر اپنی ذمہ داریوں کو چھوڑ آئے تھے۔ اب اللہ کی طرف سے انہیں سبق دیا جانا لازم تھا۔

اور ایسا ہی ہوا۔ جب جہاز دریا سے نکل کر سمندر کے کھلے پانیوں میں پہنچا تو اچانک طوفان آ گیا۔ جہاز متلاطم موجوں کے درمیان پھنس کر ڈولنے لگا۔

سب مسافر سخت پریشان ہوئے کہ ابھی تو سمندر پرسکون تھا، یہ طوفان کہاں سے نازل ہو گیا۔ جہاز کے عملے نے فالتو سامان سمندر میں پھینکنا شروع کر دیا تا کہ جہاز کا بوجھ کم ہو جائے مگر کوئی فائدہ نہ ہوا۔ طوفان کی شدت ایسی تھی کہ لگ رہا تھا کوئی دم میں جہاز ٹکڑے ٹکڑے ہو جائے گا۔

With this intention, they began searching for Hazrat Yunus (علیہ السلام), but he had already left. After leaving the city, he went to the river and boarded a small ship so that he could go away from this land as quickly as possible, which in his opinion was about to be devastated.

But Allah had not asked him to leave his people. He had taken leave of his responsibilities without permission. Now Allah had to teach him a lesson.

And so He did. When the ship, leaving the river, arrived in open waters of the sea, a storm struck. The ship was seized by choppy waves and began to flounder. Every passenger was deeply perturbed by the appearance of the storm out of nowhere. The crew of the ship began to throw spare goods overboard, so that the ship's burden could be decreased. But it did not make any difference. The storm's severity threatened to rip the ship apart at any moment.

یہ حال دیکھ کر کشتی چلانے والے ایک ملاح نے کہا۔ ”میں نے سنا ہے کہ جب کوئی غلام اپنے آقا کے ہاں سے بھاگ کر کسی کشتی میں سوار ہو جائے تو وہ ایسے ہی طوفان کی زد میں آجاتی ہے۔ معلوم ہوتا ہے کہ ہم میں کوئی غلام موجود ہے جو اپنے آقا سے بھاگ آیا ہے۔ جب تک اس غلام کو جہاز سے اتارا نہیں جائے گا، ہماری خلاصی نہیں ہوگی۔“

یہ سن کر حضرت یونس علیہ السلام کو احساس ہوا کہ ان سے کیا غلطی ہوگئی ہے۔ وہ اللہ کی اجازت کے بغیر اپنی قوم کو چھوڑ آئے تھے۔ انہوں نے کہا۔ ”آپ کا خیال درست ہے۔ میں ہی وہ غلام ہوں جو اپنے آقا سے بھاگ آیا ہے۔ آپ لوگوں کو چاہئے کہ مجھے سمندر میں پھینک دیں۔“

لوگ آپ کی بات سن کر بہت حیران ہوئے۔ ایک شخص نے کہا۔ ”آپ کے چہرے سے تو بزرگی کا نور ٹپک رہا ہے۔ آپ جیسا انسان بھلا ایسا کام کیسے کر سکتا ہے؟“

Seeing this, an oarsman said, "I have heard that if a slave runs away from his master and boards a ship, the ship is struck by storm. It seems that we have slave among us who has run away from his master. Unless this slave is taken off the ship, we shall not be able to get rid of this storm."

Hearing this, Hazrat Yunus (عليه السلام) realized what a grave error he has committed. He had left his people without permission from Allah. He said, "You are right. I am that slave who has run away from his master. You should throw me in the sea."

People were surprised to hear this. One of them said, "Your face is glowing with nobility. How can you commit such an error?"

حضرت یونس علیہ السلام نے انہیں یقین دلانے کی کوشش کی مگر لوگوں نے کہا کہ بہتر ہوگا قرعہ ڈال لیا جائے۔ جس کا نام قرعے میں نکلے گا، اسی کو پانی میں کودنا ہوگا۔

قرعہ ڈالا گیا تو حضرت یونس علیہ السلام کا نام ہی نکلا۔ اپنے اطمینان کے لئے لوگوں نے ایک دفعہ پھر قرعہ ڈالا۔ اس مرتبہ بھی حضرت یونس علیہ السلام کا نام ہی سامنے آیا۔ تیسری دفعہ بھی ایسا ہی ہوا۔ حضرت یونس علیہ السلام نے کہا۔ ''میں پہلے ہی کہہ رہا تھا کہ میں ہی وہ غلام ہوں۔ اب کرنے کا کام یہی ہے کہ میں اس جہاز سے اتر جاؤں۔'' یہ کہہ کر آپ نے پانی میں چھلانگ لگا دی۔

جیسے ہی آپ پانی میں گرے، ایک دیو قامت مچھلی تیزی سے آپ کی طرف بڑھی اور آپ کو نگل گئی۔

Hazrat Yunus (علیہ السلام) tried to make them believe him but they said that they should draw lots. Any person whose name comes up, shall have to jump into the water.

When they drew the lots, the name of Hazrat Yunus (علیہ السلام) came up. To satisfy themselves, people drew lots again. Again the name of Hazrat Yunus (علیہ السلام) came up. And it happened the third time too. Hazrat Yunus (علیہ السلام) said, "I have already told you that I am that slave. Now the only thing for me to do is to jump off this ship." Saying this, he jumped into the water.

As soon as, he struck the water, a giant fish lunged at him, swallowing him whole.

اگرچہ روایات میں اس مچھلی کے بارے میں صرف اتنا ہی بتایا گیا ہے کہ وہ بہت بڑی جسامت کی حامل تھی تاہم شواہد سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ مچھلی وہیل تھی کیونکہ سمندر میں کوئی اور مچھلی اس سے بڑی نہیں ہوتی۔

اس مچھلی کے پیٹ کے تاریک قید خانے میں حضرت یونس علیہ السلام چالیس روز تک رہے اور مسلسل ان الفاظ میں اللہ سے معافی طلب کرتے رہے۔

لَآ اِلٰہَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحٰنَکَ اِنِّیْ کُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ ہ

تیرے سوا کوئی معبود نہیں، تیری ذات پاک ہے، بے شک میں ہی قصورواروں میں سے ہوں۔ (سورہ الانبیاء: 87)

Though the traditions only point out that the fish was of a very large size, the evidence suggests that it was a whale because no other fish in the ocean is bigger than it.

In the pitch-dark prison of this fish's belly, Hazrat Yunus (علیہ السلام) remained for forty days, and continuously asked Allah for forgiveness in these words:

“There is no deity except You; exalted are You. Indeed, I have been of the wrongdoers." (21:87)

بالآخر آپ کی دعا قبول ہوئی۔ اللہ کے حکم پر مچھلی نے آپ کو سمندر کے ساحل پر اگل دیا۔ اتنا عرصہ مچھلی کے پیٹ میں رہنے کی وجہ سے آپ کا جسم بہت کمزور ہو چکا تھا اور آپ کی کھال نرم پڑ گئی تھی۔ سورج کی روشنی آپ کو سوئیوں کی طرح چبھتی تھی مگر آپ نے اس تکلیف کو بھی پورے صبر کے ساتھ برداشت کیا اور حرفِ شکایت زبان پر نہ لائے۔ حکمِ خداوندی سے ایک بیل وہاں اگ کر آپ پر سایہ فگن ہو گئی تاکہ آپ سورج کی کرنوں سے محفوظ رہیں۔ ایک ہرنی کو ذمہ داری دی گئی کہ وہ روزانہ آپ کو دودھ پلایا کرے۔ آہستہ آہستہ آپ کی حالت بہتر ہوتی گئی اور بالآخر آپ پوری طرح صحت یاب ہو گئے۔

صحت یابی کے بعد آپ اپنی قوم کی طرف واپس آئے۔ وہ لوگ انہیں دیکھ کر بہت خوش ہوئے۔ آپ کی تعلیم کی بدولت آپ کی قوم نہ صرف عذابِ الٰہی سے بچ گئی بلکہ آپ کی رہنمائی میں دین و دنیا کی سرخروئی حاصل کرنے میں بھی کامیاب رہی۔

At long last, his prayers were answered. Allah ordered and the fish disgorged him on the beach. The long time spent in the fish's belly had greatly weakened his body and softened his skin. The rays of the sun struck him like needles but he suffered it with complete patience and never made any complain. By Allah's command, a vine grew there to provide him shelter from the sun's rays. A doe was tasked to provide him with milk everyday. Gradually his condition improved and one day, he was fully recovered. After recovery, he went back to his people. They were very happy to see him. His teachings not only saved his people from Allah's retribution but also managed to succeed in the both the worlds.